يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ

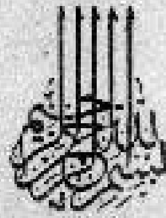


صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی الاصل رفقا اور نیک نہاد طبقہ
صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہلبیتؓ کے تعارف پر مختصر تحریر

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

نام کتاب ـــــ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف۔
مصنف ـــــ ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ۔
اشاعت اول ـــــ مارچ 1998
صفحات ـــــ 32
ہدیہ ـــــ =/12 روپے
ناشر ـــــ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان
فون 041-640024



حرف اول

زیر نظر کتابچہ میں ہم نے نئی نسل کے سامنے انتہائی مختصر انداز میں آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا تعارف پیش کیا ہے۔ قرآن و سنت کی واضح ہدایات کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ کا ذکر آج کے دور کی اہم ترین ضرورت ہے۔ راقم کی کتاب "اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت" کے ذریعے آنحضرت ﷺ کے رفقاء کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا تھا' اس مجموعہ میں جماعت رسولؐ کے بارے میں مختلف موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ضرورت تھی کہ اس ضخیم کتاب کے اہم عنوانات کی روشنی میں نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ صحابہ کرامؓ کا تعارف اور اسلام میں ان کی عظمت کو نوجوانوں کے سامنے اجاگر کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔

صحابہ کرامؓ کا یہ مختصر تعارف ہر طبقے کے لیے لازمی مطالعہ کی حقیقی ضرورت ہے۔ اس کو گھر گھر پہنچانا' طلباء سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں اور عام مسلمانوں پر لازم ہے۔ صحابہ کرامؓ کی محبت و عقیدت کا فروغ عہد حاضر کا اولین فریضہ ہے۔ آیئے اس عظیم فریضے سے سبکدوش ہو کر خدا اور اس کے سچے رسول کی خوشنودی حاصل کریں۔

(ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی)
کوٹ لکھپت جیل لاہور

صحابہ کرامؓ کی پہچان یا تعارف

۱- ایسا شخص کہ جس کا صحابیؓ ہونا ہر دور کی بہت بڑی جماعت سے ثابت ہو۔ جیسے خلفاء راشدینؓ اور اکابر صحابہؓ

۲- ایسا شخص جس کا صحابیؓ ہونا مشہور روایات سے ثابت ہو۔ جیسے عکاشہ بن محصنؓ، ضمامؓ بن ثعلبہ۔

۳- مثلاً کسی کا یہ کہنا کہ میں فلاں شخص کے ساتھ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا یا آپ نے میرے سامنے فلاں شخص سے گفتگو کی۔

۴- آئمہ تابعین کی صراحت سے صحابیؓ ہونا ثابت ہو۔

۵- اگر کسی کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عہد صحابہؓ کے کسی لشکر کا امیر بنایا گیا۔

۶- یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں شخص کی پیدائش پر آنحضرت ﷺ کے یہاں سے ہدیہ تبریک بھیجا گیا۔

۷- جس کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حجۃ الوداع میں شریک ہوا' وہ بھی صحابیؓ ہے۔

علاوہ ازیں کوئی شخص خود صحابیت کا دعوئی کرتا ہے' تو صرف اس صورت میں اس کا دعوئی مقبول ہو گا کہ وہ کہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت تھوڑے وقت کے لیے دیکھا' ورنہ طویل صحبت کے لیے دوسرے صحابہؓ کی شہادت ضروری ہو گی۔

(ابن عبدالبر-- الاستیعاب وغیرہ)

صحابہ کرامؓ کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ و نظریہ

صحابہ کرامؓ ذو العزو الاحترام

○ ایک ایسے مقدس گروہ کا نام ہے' جو رسول اکرم ﷺ اور عام امت کے درمیان اللہ کا عطا کیا ہوا ایک واسطہ ہے۔

○ وہ قدسی الاصل قافلہ جو انبیاء کے بعد سب سے افضل اور برتر ہے۔

○ ان کے مشاجرات (باہمی اختلافات) پر تاریخی یا روایتی کسی ایسی خامہ فرسائی کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ جس سے ان کا تقدس پامال ہو۔

○ ایسی مستند اور باوثوق جماعت کو بولا جاتا ہے' جن کے متعلق بدنیتی' بد اعتقادی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

○ اس بابرکت گروہ کی طرف برائی کی نیت کرنا' ان کے تذکرے کو ناشائستہ بحث کا موضوع بنانا۔ کتاب و سنت کے قانون میں قطعاً جرم ہے۔

○ قرآن مجید کے اول مخاطب' آنحضرتؐ کے قریبی دوست اور آپ ﷺ کے بیان کردہ فضائل کے مصداق ہیں۔

○ کم و بیش ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں ہر صحابیؓ ہدایت کا چراغ ہے۔ فیوض و برکات کی آماجگاہ ہے۔ ساری کائنات کے اولیاء اقطاب اور آئمہ سے افضل ہے۔

○ جس صحابیؓ نے ایک پل بھر کے لیے رسول ﷺ کو دیکھا' وہ بھی انبیاء کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہے۔

○ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعلیٰ مقام پر فائز ہیں' ان کے متعلق ایسی کوئی تاریخی روایت قابل قبول نہ ہوگی' جس سے ان کی عدالت مجروح ہوتی ہو۔

○ انبیاء کی طرح صحابہؓ معصوم تو نہیں' ان سے کبیرہ صغیرہ گناہ ممکن ہے'

مگر کسی صحابیؓ کے ذمہ کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہا۔ صحابہؓ معصوم نہیں، لیکن محفوظ ہیں۔

؟ جس مسئلہ میں صحابہؓ کا باہمی اختلاف رہا ہو۔ عہد حاضر میں اس مسئلہ پر اختلاف کرنے والے پر کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

○ صحابہؓ پر سب کرنا (گالی دینا) کفر ہے، ان کے متعلق دل میں غیظ رکھنا امانت و دیانت میں کسی قسم کا شبہ کرنا، خود کو فسق و فجور میں داخل کرنا ہے۔

○ صحابہ کرامؓ کے فضائل سوانح و افکار، علوم، موافقات اور علمی و سیاسی کارناموں کو اجاگر کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت ان کی

صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ

صحابہ کرامؓ کے گروہ سے وابستگی ہی ذریعہ نجات ہے۔

ناجی گروہ جماعت صحابہؓ ہے۔ عہد حاضر میں اہلسنت کے باہمی اختلاف کی صورت میں صحابہ کرامؓ ہی کے طرز عمل سے ہم شاہراہ ہدایت پر گامزن رہ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی تمام جماعتیں مثلاً حنبلی، شافعی، مالکی، بریلوی، دیو بندی، اہل حدیث صحابہؓ کی تعلیمات اور افکار کے ذریعے ہر قسم کی دوری ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں۔

قرآن و حدیث کی واضح تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اسلام کے نزدیک صحابہ کرامؓ اور ان کی پیروی کرنے والا گروہ ہی نجات پانے والا ہے، اسلام جس طرح کے افراد کا تقاضا کرتا ہے۔ قرآن و حدیث جس قسم کی جماعتوں کو جنت کا مستحق قرار دے رہے ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام گروہوں، کائنات ہستی کے تمام ملکوں، میں اس کے مصداق صرف

وہی لوگ ہیں، جو آنحضرت ﷺ کی تربیت یافتہ' جماعت کی پیروی کرتے ہوں یا آپ کے اجماع کو زندگی کا حقیقی منشور قرار دیتے ہوں، کیونکہ صحابہ کرامؓ کا کسی بات پر جمع ہو جانا' اسی طرح حجت شرعیہ اور نص قطعیہ ہے، جس طرح قرآن اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا'

لاتزال طائفه من امتی ظاهرین
علی الحق لا یضرهم من خالفهم حتی
یاتی امر الله (الحدیث)

"ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں حق پر قائم رہے گی' ان کے مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے' حتی کہ قیامت آ جائے گی۔"

روایت بالا میں من امتی کے اولین مصداق صحابہ کرامؓ ہیں دوسری روایت میں طائفہ من امتی اور عصابۃ من امتی کے الفاظ بھی وارد ہوئے' اس طرح صحابہ کرامؓ کا اجماع اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے' صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا' باقی ۷۲ جہنمی ہوں گے۔ آپ سے پوچھا گیا' یا رسول اللہ جنتی فرقہ کون ہو گا' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ما انا علیه واصحابی

"جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں۔"

یہاں آپ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ جس پر میں ہوں' بلکہ ہدایت اور جنت والوں میں اپنے ساتھ صحابہ کرامؓ کو بھی شامل کیا' اس حکم میں آنحضرت ﷺ سے صحابہ کرامؓ کو ایک مسطر' معیار کسوٹی اور سانچہ قرار دیا ہے۔ یہ مسطر آنحضرت ﷺ کا تیار کردہ ہے۔ اس کسوٹی کو ۲۳ سال کی محنت شاقہ کے بعد آپ ﷺ نے برابر کیا تھا۔ اس گروہ کا خود تزکیہ فرمایا' خود اصلاح

کی' خود ان کے بال و پر سنوارے' جان جوکھوں میں ڈال کر اس سانچے کو عین اسلام کے مطابق ڈھالا' مصائب و آلام اور مشکلات و حوادث میں اس گروہ کے طبائع کی اصلاح کی' ہر قسم کے عیب دور کر کے انہیں ان اصولوں کا شاہکار بنایا جو' ۲۳ سال میں بارگاہ الٰہی سے عطا ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی طبیعت و عادت مبارکہ کے مطابق ان کو حقیقی اور سچے انسانوں کی مانند تیار کر کے آنے والے جہان کے لیے ایک مشعل ہدایت کے طور پر سجایا تھا۔

اب اس گروہ اور جماعت کو اس ظل عاطفت سے علیحدہ کر دیا جائے' تو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات' محنت و کاوش' تزکیہ اور ۲۳ سالہ جاں گسل سعی کا کوئی مفہوم نظر نہیں آتا۔

اسلام کا یہ مسطر اور سانچہ اس لیے تیار کیا گیا تھا' کہ صفحات عالم پر آئندہ عقائد و اعمال کی جب بھی کوئی سطر کھینچی جائے گی' تو وہ اسی مسطر سے برابر کر لی جائے۔

جواہرات

○ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنہ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون وعدا علیہ حقا فی التورات والانجیل والقرآن۔ پ ۱۱ سورہ توبہ

○ وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحات لیستخلفھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم پ ۱۸ سورہ نور

○ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم

للتقوی لھم مغفرہ واجر عظیم ○ پ ۲۶ سورہ حجرات

○ اولئک ھم المفلحون ○

○ اولئک ھم الراشدون ○ پ ۲۶ سورہ حجرات

○ اولئک ھم الفائزون ○

○ اولئک ھم المومنون حقا پ ۱۰ سورہ انفال

○ بیشک اللہ تعالٰی نے سودا کر لیا' مومنوں (صحابہ کرامؓ) کی جانوں اور اموال کا جنت کے بدلے میں' کیونکہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ (دشمنان خدا اور رسول ﷺ کو) قتل کرتے ہیں' اور قتل ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے تورات اور انجیل اور قرآن میں ان کا تذکرہ ہے۔

○ اللہ نے وعدہ کر لیا ہے' تم میں سے ایمان والوں اور اچھے عمل کرنے والوں (صحابہ کرامؓ) سے کہ ضرور بالضرور ان کو اقتدار بخشے گا' زمین میں جیسا کہ ان کے اگلوں کو اقتدار دیا گیا تھا' اور جما دے گا' ان کو دین ان کا جس کو پسند کر دیا' ان کے لیے۔ (نور: آیت ۵۵)

○ یہی وہ لوگ (صحابہ کرامؓ) ہیں جن کے دلوں کے تقویٰ کا خدا نے امتحان لیا۔ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

○ یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) کامیاب ہیں۔

○ یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) ہدایت دینے والے ہیں۔

○ یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) کامران ہیں۔

○ یہی لوگ (صحابہ کرامؓ) پکے سچے مومن ہیں۔

صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ ہیں

اسلام میں آنحضرت ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ کرامؓ کو جو

مرتبہ اور مقام حاصل ہے' اس کے مطابق یہ جماعت دنیا میں سے برگزیدہ' مقدس اور نہایت بلند منصب پر فائز ہے' انبیاء کے بعد اس جماعت سے بہتر کوئی مخلوق نہیں' اس گروہ کے ہر فرد کو عدالت و انصاف' سچائی' اور شرافت کا جو اعزاز عطا ہوا' اس پر ملائکہ بھی رشک کر رہے ہیں' ان کی زندگیوں کا جہاز مصائب دھر کے تھپیڑوں میں اٹھکیلیاں لیتا رہا۔ مشکلات کے بھنور میں ہچکولے کھاتا رہا۔ آلام کی کھائیوں میں جاں بلب رہا' تاہم یہ لوگ طوفانوں کی تیز و تند موجوں میں بھی اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ رہے۔

عرب کے ان صحرانشینوں نے ہر دکھ میں محمد رسول اللہ کا ساتھ دیا' ہر پریشانی میں تاجدار رسالت کی صحبت فیض سے مشام جان کو معطر کیا' بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی دین مصطفوی ؐ سے وابستگی کو باقی رکھا' وطن قوم ملک' بستی' اولاد' تجارت' القصہ متاع حیات کی ہر چیز لٹا کر بھی خدا کے رسول کی رفاقت کو نہیں چھوڑا۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت بند ہو رہا تھا' اس لیے انبیاء کی وراثت کا تحفہ بھی انہی کو عطا ہوا' محمدی دستور العمل کا ابلاغ بھی انہی کے حصے میں آیا' قرآنی ہدایات نبوی تعلیمات کے فروغ کے حامل بھی یہی لوگ قرار پائے' یہ لوگ جب دنیا کے سب سے بڑے سردار کی ذمہ داریوں کے امین ٹھہرے' تو ان کو پاکبازی' راست بازی' میں دنیا کا سب سے بڑا تحفہ عطا کیا گیا' اس پوری جماعت کے لیے خود باری تعالیٰ رطب اللسان ہوئے' کئی سو قرآنی آیات نے ان کی شان بیان کی' دو ہزار محمدی فرامین ان کے کمالات' اصلاح نیت و حسن عمل کے شاہد بنے' ان کی دوستی' پیغمبرانہ الفت و محبت' اعتماد و وثوق' نے اپنا رنگ دکھایا' کہ یہ لوگ دین محمدی کے اصل گواہ' نبوت و رسالت کے حقیقی شاہد اسلام کے اولین مخاطب' خدائی کلام کے پہلے مصداق قرار پائے۔

جہاں تک مقام صحابیت کا تعلق ہے' وہ خدا اور رسول کی واضح تصریحات کے بعد متعین ہو چکا ہے۔ ان کی عظمت اور جلالت چمکتے ہوئے سورج کی طرح عیاں ہو چکی ہے' ان کی بزرگی اور تقدس و تعظیم' پاک باطنی' صالح قلبی پر مہر ثبت ہو چکی ہے۔ کسی انسان کی تنقید ان کے اجلے کردار کو داغدار نہیں کر سکتی' کسی مورخ کا قلم ان کے آراستہ حسن کو میلا نہیں کر سکتا۔

شرف صحابیت' نبوت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے' اس کا حصول عطیہ خداوندی ہے۔ خدائے ذوالجلال نے اپنے پیغمبر کی صحبت کے لیے جن لوگوں کو اپنی قدرت و مشیت کے مطابق منتخب کیا' وہی لوگ اس کمال سے مزین ہوئے۔ خود بارگاہ خداوندی سے بار بار ان کی صفائی' ان کی رضامندی ان کے تقویٰ' ورع' للہیت' خدا ترسی کا اعلان ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر رہا ہے۔

یہ وہ دولت کبریٰ ہے' جو بعد کے کسی ولی' قطب ابدال کو حاصل نہیں ہو سکی' یہی وہ جماعت ہے' جسے ارادہ ازلیہ نے پوری کائنات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت اور اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے منتخب کیا' یہی جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کی درمیانی کڑی ہے۔

خدا کی طرف سے صحابہ کرامؓ سے رضامندی کا اعلان ایسی سند امتیاز ہے' کہ ساری کائنات مل کر اس سند کی اہمیت کم نہیں کر سکتی۔ یہ کہنا کہ خدا ان سے راضی ہوا' اعلیٰ انعام ہے' پھر اس انعام کی عظمت دوچند ہو جاتی ہے' جب یہ بھی کہا جائے کہ وہ بھی خدا سے راضی ہو گئے' خدا پہلے تو خود ان سے راضی ہوا' پھر وہ بھی خدا سے راضی ہوئے بتایا جائے کہ یہ سب کچھ محبت کے بغیر کیسے ممکن ہے۔ جب رضا اور محبت ثابت ہو گئی' تو یہ لکھنے کا کیا جواز ہے کہ ان کے دل میں ایمان نہیں تھا یا وہ وفات رسول کے بعد کافر ہو گئے تھے یا چار

آدمیوں کے علاوہ سب منافق تھے۔ اعلان کرنے والا قلوب کی اتھاہ گہرائیوں سے بھی واقف ہو' یہ الفاظ دنیا--- کے بڑے سردار کے لوح قلب پر اتارے گئے ہوں' ان الفاظ کو پڑھنے کا مرتبہ ایک ایک لفظ پر دس دس نیکیاں بتلایا گیا ہو' صبح ازل سے شام ابد تک یہ دستاویز خدائی کلام کی سچائی کا اعلان کر رہی ہو' نہیں کہا جاسکتا کہ ظاہر و باطن سے واقفیت رکھنے والا مالک حقیقی خدانخواستہ ناقابل اعتماد افراد کو کس طرح صداقت اور عدالت کا تحفہ افتخار عطا کر رہا ہے۔

خدائی احکامات اور حقائق کے تناظر میں دیکھا جائے' تو واضح ہوتا ہے کہ یہ پاک نہاد طبقہ ذوق معصیت سے دور اور جنس گناہ سے گریزاں ہے۔ ان کی طبائع میں گناہ سے فرار اور نفرت طبعی امر ہے' یہ معصوم تو نہیں' محفوظ ضرور ہیں۔ ان کے ذمے کوئی گناہ باقی نہیں' ان پر تنقید کرنا ضلالت اور گمراہی ہے۔ ان سے بغض رکھنا کفر و الحاد ہے۔ ان سے نفرت کا اظہار کرنا قرآن و حدیث سے بغاوت ہے۔ آنحضرت ﷺ کے تمام صحابہ کرامؓ جن کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے' ہدایت کے درخشندہ ستاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعض مواقع پر ان کے باہمی اختلافات کو نیک نیتی پر محمول کیا جائے گا۔ ان کے خلاف ہر تحقیق' اور تحریر ہر کاوش اور ہر فکر مردود ہے۔ صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت قدسی الاصل ہے۔ یہ پورا قافلہ اسلام کا اولین شارح اور قرآن کا حقیقی مخاطب ہے' اس جماعت نے ایسے وقت میں ہمارے رسول ﷺ کا ساتھ دیا' جب مکہ کے سرداروں نے آپ ﷺ کو اذیت ناک صورت حال سے دوچار کر دیا تھا۔ آپ کے اقارب نے آپ سے دشمنی کی انتہا کر دی تھی۔ آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے تھے۔ آپ کے گلے میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا تھا۔ ایسے حالات میں جن لوگوں نے پورے ماحول کی مخالفت مول لے کر برادریوں کے طعنے سہہ کر' کاروبار تجارت چھوڑ

کر آپ کا ساتھ دیا' آپ کی رفاقت اختیار کی۔ آپ کے دکھوں کے ساجھی بنے آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے' آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا' ساری دنیا کو چھوڑ کر آپ کے ظل عاطفت میں جگہ پائی۔ تپتی ہوئی ریت پر' دہکتے ہوئے انگاروں پر' ابلتے ہوئے کڑاہوں میں' چمکتی ہوئی تلواروں میں بھی ہمارے پیغمبر کا ساتھ دیا' سرور دو عالم کی غلامی اختیار کرنے کے لیے شہادت حق کے سزاوار بنے رہے۔

ان کے بارے میں یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے' کہ ان کا دل دولت ایمان سے خالی تھا۔ ان کے قلوب محبت رسول سے معمور نہ تھے۔ اس کا حاشیہ دل شاہراہ نبوت پر گامزن نہ تھا۔

یہ خیالات' یہ افکار' یہ نظریات' تعصب و تنگ نظری کے آئینہ دار تو ہوسکتے ہیں مگر انہیں حقیقت و اصلیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرامؓ کی اہمیت و وقعت کے عقلی اور نقلی شواہد

اسلام میں صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کرنا اصول دین کی بجائے ضروریات دین میں سے ہے۔ اسلام کے اصول دین کلمہ' طیبہ' نماز' روزہ' حج' زکوۃ میں کسی جگہ صحابہ کرامؓ کا کوئی ذکر نہیں' لیکن کلمہ طیبہ کے اقرار ہی میں صحابہ کرامؓ کی عظمت کا اقرار پوشیدہ ہے۔ ملاحظہ ہو کہ نکاح کے ایجاب و قبول میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہوتا۔ میاں اپنی بیوی کے نان نفقہ کا بھی ذمہ دار ہو گا' لیکن نکاح کے بعد خاوند پر لازم ہے کہ وہ بیوی کی جملہ ضروریات کی تکمیل کرے' کلمہ طیبہ میں اور توحید کے اقرار اور تسلیم رسالت کے بعد لازم ہے' ان دونوں چیزوں کے تعارف کا ذریعہ بننے والی جماعت کو بھی قلب و جان تسلیم کیا جائے' ورنہ توحید و رسالت کے حقیقی روایوں کے منافق اور کافر ماننے کے بعد کسی طرح بھی شہادت حق کا اقرار

قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

جن لوگوں نے امت کو کلمہ طیبہ کی خبر دی' اور اصول دین کا تعارف دنیا کے سامنے رکھا' اگر وہی قابل اعتبار نہ ٹھہرے' تو بتائیے' آپ ان اصولوں کو کس بنیاد اور کس اصول پر خدائی احکام سمجھ رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی عظمت اس قدر بدیہی حقیقت ہے کہ اس کا الگ الگ ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گی' مگر قرآن عظیم میں ۷۰۰ مقامات پر پے در پے' ان کا نام لے کر ان کے تقدس کا برملا اظہار کیا گیا۔

نماز کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے لیے وضو کی ضرورت نہیں' کہیں زکوۃ کے بار بار حکم میں کہیں اس کی مقدار کا ذکر نہیں' اسی طرح صرف روزہ کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ تراویح کی کوئی ضرورت نہیں' حج کے ذکر میں اس کے ارکان کی تفصیل موجود نہیں۔ ان تمام اصولوں کے ذکر کے بعد احادیث اور دیگر مقامات پر ان کی تفاصیل موجود ہیں' اور توحید رسالت کے بعد ان کے راویوں' گواہوں' آیات قرآنی کے اولین مخاطبین کی ثقاہت ایک مسلمہ حقیقت اور واضح تصریح کا درجہ رکھتی ہے۔

خدا اور رسول کی طرف سے صحابہ کرامؓ کے ایمان کی شہادت

○ (۱) لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوآدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا ابائھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا۔ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ

ھم المفلحون۔ (مجادل ' آخری آیت)

"جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ' تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے ' وہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے ' اور فیض بخشی سے ان کی مدد کی ہے ' اور اللہ ان کو ایسی بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔ داخل کرے گا۔ یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے ' خدا ان سے خوش ہے ' اور وہ خدا سے خوش ہیں ' یہی گروہ خدا کا لشکر ہے۔ (اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔"

فضائل و مناقب

ان الذین امنو وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریہ جزائھم عند ربھم جنات عدن تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا ابدا ' رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ذالک لمن خشی ربہ (پ۳۰)

"(اور) جو لوگ ایمان لائے ' اور نیک عمل کرتے رہے ' وہ تمام مخلوق سے بہترین ہیں ' ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ابدالاباد تک ان میں رہیں گے ' خدا ان سے خوش ہے ' اور وہ خدا سے خوش ہیں ' یہ (صلہ) اس کے لیے ' جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے۔"

(۳) لکن الرسول والذین امنو معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم اولئک لھم الخیرات

واولئک ھم المفلحون (توبہ ع ۱۱)

"لیکن رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے۔ سب اپنے مال و جان سے لڑے 'انہی کے لیے بھلائیاں ہیں' اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔"

صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ کمالات کا اظہار

(۴) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التورات و مثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطئہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعداللہ الذین امنو و عملو الصالحات منھم مغفرہ واجرا عظیما (فتح' آخری آیت)

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیغمبر ہیں' اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں' وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں' اور آپس میں رحمدل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے' کہ خدا کے آگے جھکے ہوئے سربسجود ہیں' اور خدا کا فضل اور ان کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں' اور ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں۔ (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں' جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا' پھر موٹی ہوئی' اور پھر اپنے

پاؤں پر سیدھی کھڑی ہو گئی' اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے' جو لوگ ان میں سے ایمان لائے' اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔"

تعریفیں ہی تعریفیں رضا ہی رضا

(۵) الذین امنوا و ھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجہ عند اللہ واولئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمتہ منہ ورضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم خلدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم۔ (توبہ' ع ۳)

"جو ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں' اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ جن میں ان کے لیے نعمت ہائے جاودانی (اور وہ) ان میں ابدالاباد تک رہیں گے' کچھ شک نہیں خدا کے ہاں بڑا صلہ ہے۔"

صحابہ کرامؓ کی بہترین صفات

(۶) والمومنین والمومنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و یقیمون الصلوہ ویوتون الزکوہ

ویطیعون اللہ ورسولہ اولئک سیرحمھم اللہ ان اللہ عزیز حکیم وعد اللہ المومنین والمومنات جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا ومسکن طیبہ فی جنت عدن و رضوان من اللہ اکبر ذالک ھو الفوز العظیم۔ (توبہ ع ۹)

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں' کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں' اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں' اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں' اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں' اور یہی لوگ ہیں' جس پر خدا رحم کرے گا۔ بے شک خدا غالب اور حکمت والا ہے' خدا نے مومن مردوں اور عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے' اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے' اور خدا کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے' اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۷) ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنہ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون وعدا علیہ حقا فی التوارہ والنجیل من اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ و ذالک ھو الفوز العظیم۔

(۸) التائبون العبدون الحمدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون

بالمعروف والناھون عن المنکر والحفظون لحدود اللہ وبشر المومنین۔

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے خرید لیا ہے۔ مومنین سے ان کے جانوں اور مالوں کو اس کے عوض انہیں جنت ملے گی۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، کبھی خود قتل ہوتے ہیں۔ اس پر ہماری طرف سے سچا وعدہ ہے۔ توریت اور انجیل میں اور قرآن مجید اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہے؟ سو تم خوشی مناؤ اپنی بیع پر جس کا تم نے سودا کیا ہے، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔"

"وہ مجاہدین توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ حمد کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم کرنے والے ہیں، اور بری باتوں سے روکنے والے ہیں، اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔ مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے"۔

عبادات صحابہ کرامؓ

(۹) یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال رجال لا تلھیھم تجارہ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوہ وایتاء الذکوہ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا ویزیدھم من فضلہ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب

"وہ گھر میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے، اور نہ خرید و فروخت، وہ اس دن سے جب دل (خوف و

گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے' اور آنکھیں اوپر کو (چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں تاکہ خدا ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے' اور جس کو چاہتا ہے' خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔"

ذکر استغفار صحابہ کرامؓ

(۱۰) الذین یقولون ربنا اننا امنا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار۔

"(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم یقیناً ایمان لے آئے۔ سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا رے۔"

(۱۱) الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار (آل عمران' ۲)

"(یہ صحابہؓ) صبر کرنے والے ہیں' اور راست باز ہیں' اور فروتنی کرنے والے ہیں' اور خرچ کرنے والے ہیں' اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔"

اصحابؓ فتح مکہ

(۱۲) اذا جاء نصر اللہ والفتح ورائیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ

"جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے' اور آپ لوگوں کو جوق در جوق

اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیں، تو اب اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجئے، اور اس سے استغفار کیجئے۔"

(۱۳) والذین امنوا من بعد وھاجروا جاھدوا معکم فاولئک منکم (الانفال، ع ۱۰)

"اور جو لوگ بھی ایمان لائے، اور وطن سے ہجرت کر گئے، اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے، وہ بھی تمہیں میں سے ہیں۔"

صحابہ کرامؓ کا مقام علو

(۱۴) لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجہ من الذین انفقومن بعد وقاتلو وکلا وعد اللہ الحسنی۔

"جس شخص نے تم میں سے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا، اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے کیے وہ) برابر نہیں، ان لوگوں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور جہاد کیا۔ اور خدا نے سب سے (ثواب کا) نیک وعدہ تو کیا ہے۔

دشمنان صحابہ کرامؓ کا نفاق

واذقیل لھم امنو کما امن الناس قالو انومن کما امن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لایعلمون۔

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے، تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں، بھلا جس طرح بیوقوف

ایمان لے آئے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں۔ خبردار یہی بیوقوف ہیں، لیکن یہ جانتے نہیں۔"

معیار حق

فان امنو بمثل ما امنتم به فقد هتدوا وان تولوا فانما هم فی شقاق (بقرہ، ع ۱۶)

"تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں۔ جس طرح دوسرے لوگ لے آئے، تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھر لیں، اور نہ مانیں تو وہ (سارے) گمراہی میں ہیں۔"

نیک انجام اور حسن سیرت کا دوام

انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر ذکرا وانثی بعضکم من بعض فالذین هاجروا واخرجوا من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنهم سیاتهم ولا دخلنهم جنت تجری من تحتها الانهر ثوابا من عندالله والله عنده حسن الثواب۔

"میں تم میں کسی عمل کرنے والے کے خواہ مرد ہو، خواہ عورت، عمل کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو، تو جن لوگوں نے ترک وطن کیا، اور اپنے شہروں سے نکالے گئے۔ (اور بھی) تکلیفیں انہیں میری راہ میں دی گئیں، اور وہ لڑے اور مارے گئے۔ انکی خطائیں ان سے ضرور معاف کر دی

جائیں گی' اور میں ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فضائل صحابہؓ کا اعلان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امنه للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ماتوعدوانا امنه لاصحابی فاذا ذهبت انا اتی اصحابی ما یوعدون و اصحابی امنه لامتی فاذا اذهب اصحابی اتی امتی مایوعدون۔ (مسلم ج ۲، صفحہ ۳۰۸)

"ستارے آسمان کی امان کا سبب ہیں' جب ستارے ختم ہوں گے تو قیامت آجائے گی۔ آگے فرمایا' میرے صحابہ میری امت کے لیے امان کا سبب ہیں' جب یہ ختم ہو جائیں گے' تو اختلافات پڑ جائیں گے۔"

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد من اصحابی لیموت بارض الابعث قائد اونورا لهم یوم القیامه (رواہ الترمذی)

بحوالہ عبداللہ بن بریدہ۔ آپ نے فرمایا'

"میرا جو صحابی بھی کسی سرزمین میں فوت ہوا' وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے (مدفون) لوگوں کے لیے پیشوا اور نمونہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔"

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام ولا یصلح الطعام الا بالملح (مشکوۃ صفحہ ۵۵۴)

بحوالہ انسؓ... حضور نے فرمایا:

"میری امت میں میرے صحابہؓ کی مثال ایسی ہے، جیسے کھانے میں نمک اور کھانا نمک کے بغیر لذیذ نہیں ہوتا۔"

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونی ثم الذین یلونھم (مسلم ج ۲، صفحہ ۳۰۹ و بخاری ج ۱ صفحہ ۵۱۵)

مناقب صحابہؓ

ان اللہ اختار اصحابی علی العالمین سوی النبین والمرسلین واختار من اصحابی اربعہ یعنی ابابکر و عمر و عثمان وعلیا فجعلھم اصحابی وقال فی اصحابی کلھم خیر۔ (قرطبی ج ۱۶، صفحہ ۲۹۷، و مجمع الزوائد، صفحہ ۱۶، ج ۱۰)

بحوالہ جابرؓ... آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ نے پیغمبروں کے ماسوا باقی سب جہان والوں پر میرے صحابہ کو فضیلت بخشی اور ان میں سے میرے چار دوستوں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کو منتخب فرما کر خصوصی مصاحب بنایا اور میرے ہر صحابی میں بھلائی موجود ہے۔"

عن عویم بن ساعدہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ واختارنی و اختارلی اصحابی فجعل لی منھم وزواء و اختانا واصھارا فمن یسبھم فعلیہ لعنہ اللہ والملائکہ والناس اجمعین ولا یقبل منہ یوم القیامہ فرضا۔ (تفسیر قرطبی، ج ۱۶، صفحہ ۲۹۷)

بحوالہ عویم بن ساعدہؓ

"آپ نے فرمایا--- کہ اللہ نے تمام مخلوق سے مجھے چن لیا، اور میرے اصحاب کو میری صحبت کے لیے منتخب کیا، ان میں بعضوں کو میرے وزراء خسر اور داماد بنایا۔ پس جس نے میرے صحابہ کی بدگوئی کی ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو قیامت کے دن ان کا فرض قبول ہو گا، نہ نفل۔"

عن جابربن عبداللہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتمس النار مسلما رانی اورای من رانی۔ (ترمذی ج ۲، صفحہ ۲۳۱)

بحوالہ جابرؓ بن عبداللہ--- قال

"حضرت جابرؓ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس مسلمان نے مجھے دیکھا یا میرے اصحاب کو دیکھا، اور اس پر فوت ہوا، تو اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔"

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار اصحابی علی الثقلین سوی النبیین (الاصابہ ج ۱، صفحہ ۱۲)

بحوالہ جابرؓ---

"حضور ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام

کے علاوہ باقی تمام جن و انس پر میرے اصحابؓ کو فضیلت بخشی ہے۔" (الاصابہ' ج ا ص ۱۲)

عن حذیفہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون لاصحابی من بعدی ذلہ یغفرھا اللہ عزوجل لھم لما بقتھم معی من یعمل بھاقوم من بعدھم یکبھم اللہ عزوجل فی النار علی مناخرھم (اخرجہ تمام الرازی فی فوائدہ' ریاض النفرو' ج ا صفحہ ۱۳)

آپ نے فرمایا' کہ میرے بعد میرے صحابہؓ کی اگر کوئی لغزش ہوگی' تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سابقہ اعمال صالحہ کی بدولت ان کو بخش دے گا' ان کے بعد اگر کوئی قوم اس کا مرتکب ہو' تو اللہ تعالیٰ ان کو اوندھے منہ کے بل جہنم میں گرادیں گے۔

عن ابن مسعود قال ان اللہ نظر فی قلوب العباد فاختار محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فبعث برسالہ وانتخبہ بعلمہ ثم نظر فی قلوب الناس بعدہ فاختارلہ اصحابا فجعلھم انصار دینہ وو زرانبوتہ وما راہ المومنین حسنا فھو عنداللہ حسن ومااراہ المومنون قبیحا فھو عند اللہ قبیح۔ (کنز العمال' ج ۲' ص ۳۱۱)

بحوالہ ابن مسعودؓ۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب کا معائنہ فرمایا' یا رسول اللہ ﷺ کو پسند فرمایا' چنانچہ آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا' اور علم

میں ممتاز فرمایا' اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو دیکھا' تو آپ کے اصحابؓ کو پسند فرمایا' اور انہیں اپنے دین کا مددگار اور اپنے نبی کے وزراء و مشیر کار بنایا' پس یہ مؤمنین (صحابہ کرامؓ) جس چیز کو اچھا سمجھیں' وہی اللہ کے نزدیک اچھی ہے' اور جسے مومن قبیح اور غلط سمجھیں' وہ اللہ کے نزدیک بھی قبیح ہے۔

بحوالہ ابن عمرؓ--- آنحضرت ﷺ نے فرمایا---

جب تم ان لوگوں کو جو میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہتے ہیں' دیکھو تو کہو' تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت (اور ایک روایت میں ہے) اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔

ان شرار امتی اجرئھم علی اصحابی

بحوالہ ابن عدیؓ--- حضور ﷺ نے فرمایا:

"میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں' جو میرے صحابہؓ پر (طعن کرنے میں) جری ہیں۔"

لعن اللہ من سب اصحابی - (طبرانی)

"جس نے میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہا' اس پر اللہ کی لعنت کرے۔

لاتسبوا اصحابی لعن اللہ من سب اصحابی (مجمع الزوائد' ج ۲' ص ۲۱)

بحوالہ عائشہ صدیقہؓ--- آنحضرت نے فرمایا---

میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو' اس پر اللہ کی لعنت ہو' جو میرے صحابہ پر طعن و تشنیع کرے۔

ان اللہ اختارنی و اختار اصحابی فجعلھم اصھاری وجعلھم انصاری وانہ

سیجیئی فی آخر الزمان قوم یسبونهم فلاتنا کحوهم و لاتشار بوهم فلا تصلوا معهم الافلا تصلو علیهم حلت علیهم اللعنه (کفایہ صفحہ ۳۸)

بحوالہ انس بن مالکؓ --- آپ ؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا' اور میرے صحابہؓ کو بھی چن لیا' چنانچہ (کچھ کو) میرا راز دار اور میرا مددگار بنایا۔ آخر زمانے میں ایک فرقہ ان کی برائی بیان کرے گا۔ خبردار ان کو کبھی رشتہ نہ دینا' خبردار انہیں شادی میں شریک نہ کرنا' ان کے ساتھ نماز اور نماز جنازہ نہ پڑھنا۔ ان پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

اللہ اللہِ فی اصحابی نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فانہ اوصی بهم (الصواعق الحرق' صفحہ ۵)

حضرت علیؓ نے فرمایا---

لوگو اپنے نبی کریم ﷺ کے اصحابؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا' اللہ سے ڈرنا' کیونکہ آپ ﷺ ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے۔

واذا ذکر اصحابی فامسکوا۔ (الریاض النضرۃ' ج ا' صفحہ ۱۳)

بحوالہ ابن مسعودؓ آنحضرتؐ نے فرمایا:

"جب میرے صحابہؓ کا ذکر ہو' تو (بدگوئی سے) رک جانا۔"

احسنوالی اصحابی ثم الذین یلونهم (الریض النضرۃ' ج ا' صفحہ ۱۱)

بحوالہ عمرؓ آپ ﷺ نے فرمایا:

"میرے صحابہؓ سے اچھا سلوک کرنا پھر ان سے جو ان کے بعد

آئیں گے۔

اکرموا اصحابی ثم الذین یلونھم (ریاض النفرۃ)

بحوالہ عمرؓ... حضور ﷺ نے فرمایا...

"میرے صحابہؓ کی عزت کرنا پھر ان کے بعد والوں کی۔"

یا ایھا الناس احفظونی فی اختانی واصھاری لا یطالبنکو اللہ بمظلمہ احد منھم فانھا لیست مما یرھب یا ایھا الناس ارفعوا السنتکم عن المسلمین واذامات الرجل فلا تقفوا فیہ الکیر۔

بحوالہ سہل بن مالک... آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لوگوں میرے دامادوں اور خسروں کے بارے میں میرا لحاظ کرنا' ان میں سے کسی کی غلطی کا مواخذہ تم سے نہیں ہوگا' کیونکہ وہ تبادلے کی چیز نہیں۔ مسلمانوں (صحابہؓ) کی عزتوں پر حملہ کرنے سے اپنی زبانوں کو بچا رکھو' جب کوئی فوت ہو جائے تو بھلائی کے سوا اس میں کھود کرید مت کرو۔ (الریاض النفرہ' ج ا ص ا ا)

بحوالہ ابن عمر... آپ ﷺ نے فرمایا... کہ

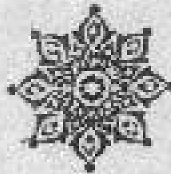
لوگو! اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی نہ کرو' کیونکہ ان کی ایک گھڑی آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تمہاری عمر کے سب اعمال سے بڑھ کر ہے۔

عن البراء قال لا تسبوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوالذی نفسی بیدہ لمقام احدھم مع رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم افضل من عمل احد کم (کنز العمال، صفحہ ۳۱۱، جلد ۶)

بحوالہ براء بن عازبؓ --- فرماتے ہیں --- کہ

حضور ﷺ کے اصحابؓ کو گالیاں نہ دینا، کیونکہ اس ذات کی قسم جس کی قبضے میں میری جان ہے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی تھوڑی سی صحبت تمہارے سب عمر کے اعمال سے افضل ہے۔



دنیا بھر کے غیر مسلم مفکرین ۔ دانشور اور مستشرقین

کی طرف سے حقانیت اسلام کا کھلا اعتراف

غیر مسلموں کی گواہی

دنیا کے سب سے بڑے دین اسلام ۔ اس کے شارح حضرت محمد رسول اللہ سب سے بڑی دستاویز قرآن ۔ اس کے عملی پیکر صحابہ کرام کے بارے میں منصف مزاج عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، کیمونسٹ، مفکرین اور مستشرقین یورپ کا اعتراف حق ۔ مخالفوں کی زبان سے اسلام کی حقانیت و صداقت کا واشگاف اظہار ۔

مصنف ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید

ہدیہ -/50 روپیہ ۔ صفحات 104

ناشر: اشاعت المعارف

ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون نمبر 640024